

مقصد زندگی - عبادت

حدیث شریف: عن أبي هريرة: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تعالى يقول يا ابن آدم تفرغ لعبادتي مملأاً صدرك غنى وأسد فقرك وإلا تفعل ملأت يدك شغلاً ولم أسد فقرك. (مسند أحمد: ج2 ص358- سنن الترمذی: 2466- سنن ابن ماجه: 4107 الزهد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آدم کے بیٹے تو میری عبادت کیلئے اپنے آپ کو فارغ کر لے میں تیرے دل کو مالداری سے بھر دوں گا، اور تیری محتاجی کو دور کر دوں گا، اور اگر ایسا نہ کیا تو تیرے دل کو دنیا کے دھندوں سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو دور نہ کروں گا۔ {مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ}“

تشریح: اللہ تبارک و تعالیٰ نے جن و انس کو محض اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے باقی دنیا کی تمام چیزیں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ بندہ عبادت کے کام میں ان سے مدد حاصل کرے، انسانی زندگی کا اصل مقصد صحت بنانا، مال جمع کرنا اور لہو و لعب نہیں ہے، اس لئے ہر بندے سے مطالبہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ عبادتِ الہی میں گزارے، اسکی ساری فکر اور پوری سعی اسی مقصد کے لئے ہونی چاہئے، جسکا فائدہ یہ ہوگا کہ اس فکر و سعی کی برکت سے اسکے تمام معاملات درست اور سارے امور قابلِ اطمینان رہیں گے، اسلام میں یہ تصور نہیں ہے کہ عبادت تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور باقی معاملات میں وہ آزاد ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ انسان کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، وہ سوتا اس لئے ہے تاکہ عبادت میں راحت محسوس کرے، وہ کھاتا اس لئے ہے کہ عبادت کیلئے قوت حاصل کرے، وہ کماتا اس لئے کہ اپنی اور اللہ کے بندوں کی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرے، لہذا یہ نہیں ہونا چاہئے کہ مال کمانے میں اسقدر لگ جائے کہ **عبودیت** کے اصل مظاہر جیسے نماز، روزہ وغیرہ میں کوتاہی ہونے لگے، سونے کیلئے ایسے وقت کا انتخاب کرے کہ عبادت کا وقت فوت ہو جائے، کھانے کا اس قدر رسیا ہو جائے کہ فرائض کو چھوڑ دے، ایسا ہوا تو بندے نے اپنی زندگی کے اصل مقصد کو کھو دیا اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے صحیح راستہ سے بھٹک گیا، نتیجہً وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوگا۔

زیر بحث **حدیث قدسی** میں بندے کی توجہ اسی طرف دلائی گئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے تجھے میں نے جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے یعنی عبادت کیلئے اگر تو اس کے لئے فارغ ہوتا ہے اور وقت نکالتا ہے تو یقین رکھ کہ میں تیرے دل کو مالداری سے بھر دوں گا، دنیا کے بارے میں تجھے قناعت کی دولت سے نوازوں گا، تیرے دل کو طمانینت اور جمعیت خاطر نصیب ہوگی اور تیری محتاجی کو دور اور تیری حاجت کو پورا کر دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا بلکہ تو اپنے خواہشات کے پیچھے پڑا رہا سونے کو نماز پر، اپنی دنیاوی مشغولیت کو عبادت پر ترجیح دیتا رہا تو یقین رکھ کہ تیرے دل کو محتاجی اور مشغولیت سے اس قدر بھر دوں گا کہ تو کھائے گا ضرور مگر آسودہ نہ ہوگا، سوئے گا ضرور لیکن سکون نہ پائے گا اور نہ ہی دنیا کے کام دھندوں سے تجھے فرصت ملے گی۔

اسی چیز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اس طرح بیان فرمایا: جس شخص کی نیت اور اسکا مقصد {اپنے سعی و عمل سے} آخرت کی طلب ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ غنی و مالداری سے اس دل کو بھر دیگا اور اسکے پرانندہ حال کو درست کر دے گا اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آئے گی اور جس کی نیت و سعی عمل دنیا طلب کرنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی کو اسکے سامنے کر دیگا، اسکے حال کو پرانندہ کر دیگا اور دنیا سے اسکو اسی قدر ملے گا جس قدر اسکے لئے پہلے سے مقدر ہو چکی ہے {سنن الترمذی، مسند احمد}

کاش کہ آج کا مسلمان اس فرمانِ الہی کو سمجھتا، اور اپنے مقصدِ زندگی کو پہچانتا اور دنیا کی حقیقت کو جان لیتا تو اسکے مسائل حل ہو جاتے، اسکے یہاں سے بے اطمینانی دور اور اسکی محتاجی ختم ہو جاتی اور وہ دنیا میں بُرا من و سکون کی زندگی بسر کرتا لیکن چونکہ اس نے دنیا کو اپنا اصل مقصود بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی محتاجی اور پریشان حالی کو اس پر مسلط کر دیا اور دنیا کی طلب میں خونِ پسینہ ایک کر دینے کے باوجود بھی اسکی محتاجی دور نہ ہوئی اور نہ ہی اس کے دنیاوی مسائل حل ہوئے، اسے دھیان رکھنا چاہئے کہ ” وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ “ اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا۔ ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دُجننا بدلہ ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالا خانوں میں بیٹھے ہوں گے۔ {سورۃ سبا: 37}

فوائد :

- 1 - انسانی زندگی کا اصل مقصد عبادتِ الہی ہے۔
- 2 - اصل مالداری دل کی مالداری ہے۔
- 3 - عبادت سے دل کو اطمینان خاطر کو جمعیت نصیب ہوتی ہے۔
- 4 - دنیا و آخرت کی محبت ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتی ۔

**خلاصہء درس حدیث نمبر 137، بتاریخ: 11 شوال 1431ھ، م 9/20/2010

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب